حضرت

صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ

سید ریاض حسین شاہ

ادارہ تعلیمات اسلامیہ پاکستان

Marfat.com

پیکرِ ایثار

حضرت صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ

سید ریاض حسین شاہ

ادارہ تعلیمات اسلامیہ خیابان سرسید سیکٹر تھری راولپنڈی
فون : ۴۱۸۷۶۴

Marfat.com

بنیادی عقیدہ

- اللہ ہمارا رب ہے، اور منزہ عن العیوب ہے۔
- محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے رسول اور معصوم عن الخطاء ہیں۔
- قرآن مجید خدا کی کتاب، ہمارا ضابطہ حیات اور بے عیب کلام ہے

انسان خطاؤں اور لغزشوں کا پتلا ہے۔ اس حیثیت سے بہرحال یہ امکان رہتا ہے کہ وہ لکھتے ہوئے پھسل جائے۔ دوران مطالعہ اگر آپ اشارۃً یا صراحۃً کسی بھی انداز میں ہمارے درج بالا بنیادی عقیدہ کو مجروح ہوتا ہوا پائیں، تو اسکو ہماری ذاتی کمزوری متصور کرتے ہوئے قلم زد کر دیجیے۔ ہم اپنی عزت مقام اور جھوٹی انا کے مقابلہ میں ایمان کو بہرصورت ترجیح دیتے ہیں۔

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

کاروانِ محبت کے قابلِ رشک شہسوار

اور

دشتِ مہر و وفا کے باہمت راہی

صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ

واقدی لکھتے ہیں کہ شجرۂ نسب یہ تھا " ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ "

صہیب بن سنان بن خالد بن عبد عمرو بن عقیل بن کعب بن سعد

اور

ابن اسحاق نے نسب بیان کرنے میں تھوڑی تبدیلی نقل کی۔ اس کے مطابق شجرۂ نسب یہ تھا " ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ "

صہیب بن سنان بن خالد بن عبد عمرو بن طفیل بن عامر بن جندلہ بن سعد بن خزیمہ بن کعب بن سعد۔

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کے آباؤ اجداد عرب تھے اور ظہورِ اسلام سے خاصہ عرصہ پہلے حیرہ کی طرف ہجرت کر گئے تھے اور کسریٰ کی طرف سے انہیں " اُبُلّہ "

Marfat.com

کا والی مقرر کر دیا گیا تھا۔ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ اسی دور میں ساحل فرات پر واقع موصل کے کسی گاؤں میں پیدا ہوئے۔ چند سال ناز و نعم میں گزرے۔ فرات کی موجیں دیکھیں۔ عیش کوشیوں کا قرطاس زندگی پڑھا۔ قصر باشی کی تہذیب و تمدن کا مطالعہ کیا۔ مادی وسائل کے آنگن میں پلنے والے مقتدر دیکھے۔ دولت جو مستی و سرشاری پیدا کرتی ہے، اس کا ہر رنگ دیکھا بھول بازی اور بچپنے کا دور ابھی شباب کی دہلیز پر سرافگندہ نہیں ہوا تھا کہ رومیوں نے موصل پر غارتگری کی۔ لوٹ کھسوٹ مچائی اور فساد و قتال کا جہنم روشن کر دیا۔ اس آتش فتنہ و فساد نے قصر شاہی کو بھی سلامت نہ چھوڑا، اور بہت سے لوگوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ گرفتار ہونے والوں میں حاکم ابلہ کے فرزند حضرت صہیب رضی اللہ عنہ بن سنان بھی شامل تھے۔

ترکِ وطن

دردِ اسارت

کربِ سفر

اور

مجبوریٔ اقارب

نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ پر اوائل عمر ہی میں ستم پرور وار کئے۔ صعوبت اور مصیبت کی اس زندگی میں حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے کیا کیا نہ سوچا ہو گا۔

کیسے کیسے درد نہ محسوس کئے ہوں گے

ہر لمحہ درد میں کٹتا ہو گا

اور

ہر لحظہ الم کی ٹیس لئے ہو گا

لیکن

صہیب رضی اللہ عنہ کیا جانیں

کہ ستم کی اس کالی رات کے بعد سعادتوں اور ارجمندیوں کے سویرے نے

Marfat.com

بھی ان کا استقبال کرنا تھا ... ...

بلاشبہ یہ قانون ہے اور اٹل قانون ہے ... ... !!

اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْراً

کہ

ہر تکلیف راحت رکھتی ہے۔ ... ...

صہیب رضی اللہ عنہ کی زندگی میں آفتابِ سعادت نے طلوع ہونا تھا۔

لیکن پو پھوٹنے میں ابھی کچھ دیر تھی

ابھی تک ان کی زندگی پر مصائب کا ہجوم پہاڑ کے چھلکوں کی طرح آویزاں پڑا تھا

چند عرب تاجروں کا روم سے گذر ہوا۔ اہلِ روم عربوں کے غلام بیچ کر خوب دولت کماتے، اس مرتبہ رومیوں نے صہیب رضی اللہ عنہ بن سنان کو فروخت کر دیا اور اس طرح صہیب رضی اللہ عنہ بجائے اپنے پرانے آبائی علاقے عربستان میں پہنچ آئے اور زندگی کے شب و روز مکہ شریف میں گزارنے لگے۔

"روم" مادیت اور انسانیت سوز اعمال میں غرق تھا۔ جبکہ "حجازِ مقدس" کا چہرۂ ناز آبِ کوثر سے دُھل دُھل کر مصفیٰ ہو رہا تھا۔ "اُمّ القریٰ" میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کا چرچا ہو رہا تھا۔ حرم کے آنگن میں ایک عرصہ بعد وحی کے پھول کھل رہے تھے۔ نور و رحمت کی برسات میں ناممکن تھا کہ صہیب رضی اللہ عنہ جیسا نجیب و شریف اور سعید و کریم شخص فیضانِ نبوت سے تہی دامن رہتا۔ صہیب رضی اللہ عنہ بخت اُجلانے ہر دم اس کوشش میں رہتے کہ کہیں پیغمبر رحمت کی حضوری مل جائے، اور دامن موتیوں سے بھر جائے اور دل اطمینان کے نور سے مملو ہو جائے، اور بوئے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشام

Marfat.com

بستی کو معطر ہونے کا موقع مل جائے۔

"صہیب رضی اللہ عنہ اگرچہ غلام بن کر مکہ آئے تھے لیکن" ابن جدعان" نے انہیں خرید کر آزاد کر دیا تھا صہیب رضی اللہ عنہ کے لئے اب بہترین موقع تھا کہ وہ تلاش حق کے لئے کوششوں کو تیز کر دیتے اور "وسیلۂ نبوت" سے ابر رحمت کے سایہ میں آجاتے۔ اور اس میں کوئی شک نہیں صہیب رضی اللہ عنہ نے ایسا کر دکھایا اور ایک دن تابندگی قضاو قدر انہیں" دارالارقم" کی دہلیز پر کھینچ لائی۔۔ ۔۔ ۔۔ ارقم کے گھر

صہیب کی پیشانی پر سعادتوں کی لکیریں جگمگانے لگیں۔

اور رحمتوں کے در صہیب رضی اللہ عنہ آپہنچے۔

جب بوسیدہ لکڑ سے بنے ارقم کے دروازے پر انہوں نے دستک دی۔ قبولِ اسلام کا منظر حضرت عمار بن یاسر بڑے اچھوتے انداز میں بیان فرماتے ہیں۔

ہوا یہ کہ ایک دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم" دارالارقم" میں داخل ہوئے۔ باب ارقم پر عمار اور صہیب رضی اللہ عنہ کی ملاقات ہو گئی۔ عمار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے صہیب رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔

ماذا ترید ۔۔ ۔۔ ۔۔ ؟

تم کس ارادے میں ہو۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ؟

صہیب رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔

وماذا ترید انت ۔۔ ۔۔ ۔۔ ؟

اور تم کیا ارادہ رکھتے ہو ۔۔ ۔۔ ۔۔ ؟

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں" میں نے کہا" میرا ارادہ یہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤں اور سنوں تو سہی کہ وہ فرماتے کیا ہیں۔"

حضرت صہیب رضی نے کہا" ارادہ تو میرا بھی یہی ہے۔ ابن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس طرح ہم دونوں نے اکٹھا دامن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھاما اور مسلمان ہو گئے اور شام تک بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر رہے۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔

Marfat.com

دارِ ارقم سے نکلے۔ باہر ایک نیا جہاں ایک نئی روشنی اور ایک نئی تاریخ پہلے سے ان کے انتظار میں تھی۔ صہیب رضی اللہ عنہ جیتے ولولوں اور زندہ امنگوں کے سہارے دعوتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے شبانہ روز مشقت اٹھانے لگے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضانِ صحبت نے صہیب رضی اللہ عنہ کی زندگی میں خوب رنگ جمایا۔ عزبت و فکر کے آنگن میں خودی بے نیازی کے پھول کھلے اور نبوت کی فیض افروز کرنوں نے صہیب رضی اللہ عنہ کے دل کو خوب منور کیا۔ اور صہیب رضی اللہ عنہ کی بے نیاز آنکھوں میں عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اسقدر روشنی پیدا کردی کہ سورج بھی ان کی آنکھوں میں ڈوبنے لگا۔ کل کے غلام آج آزادی، حریت اور جہانبانی کا نور بانٹنے لگے۔ بلاشبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عظیم الشان کارنامہ تھا۔

خالد محمود خالد نے کیا خوب لکھا۔

"شمائل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بوئے بے مثل نے صہیب رضی اللہ عنہ کے سینہ کو ہدایت اور حُب۔ نور اور رحمت سے بھر دیا، یہاں تک کہ صہیب رضی اللہ عنہ اپنے افلاس کے باوجود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عالمِ دعوت میں مہر و ماہ بن کر چمکنے لگے"

"ام القریٰ" میں جن لوگوں کو دینِ حق قبول کرنے پر سب سے زیادہ ستایا گیا۔ ان میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ، عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اور صہیب رضی اللہ عنہ بن سنان کا نام سرِفہرست آتا ہے۔ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ تکلیفیں جھیلتے رہے اور مصائب سہتے رہے، لیکن نسبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی خوئے ایثار سے اسقدر مضبوط کر لیا کہ ہر کڑے وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود ہوتے۔ آپ خود ارشاد فرماتے ہیں۔

لم یشہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشہدًا قط،
الا کنت حاضرہ۔۔
ولم یبایع بیعۃ قط الا کنت حاضرہا۔۔
ولم یسر سریۃ قط الا کنت حاضرہا
ولم غزا غزاۃ قط اول الزمان وآخرہ
الا کنت فیما عن یمینہ او شمالہ۔۔

Marfat.com

ومَاخافَ المسلمون۔ امامهم قط الاكنت امامهم ۔۔

ولاخافوا وراءهم الاكنتُ وراءهم ۔۔ ۔۔ ۔۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس معرکہ میں تشریف لے جاتے ہیں ان کے ساتھ ہوتا۔ اسلام کی تاریخ میں نہ کوئی ایسی بیعت ہے اور نہ ہی کوئی سریہ اور غزوہ جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ ہوں۔ دشمن کے مقابلہ میں میری ہر دم یہ کوشش ہوتی کہ میں دائیں بائیں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو محفوظ رکھوں۔"

حضرت انس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ "

السُّبّاق اَرْبعَة

انا سَابِقُ الْعَرَب

وصہیب سابِقُ الرُّوم

وسلیمان سابِقُ فارس

وبلال سَابِقُ حبش

سبقت لے جانے والوں میں چار ہیں

میں عربوں میں

صہیب رومیوں میں

سلمان اہل فارس میں

اور

بلال اہل حبش میں

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی تیاری کی، حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کو علم ہوا، آپ سوچنے لگے کہ دورانِ سفر وہ تین میں سے تیسرے ہوں گے

یعنی

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ "

Marfat.com

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ .. .. .. "

اور

صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ .. .. .. "

لیکن

اللہ کو یہ منظور نہ ہوا .. .. .. "

اور

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ، کچھ معاملات کی بنا پر رک گئے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے آخر میں مدینہ کی طرف ہجرت کی ان میں حضرت صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ، بھی شامل تھے .. .. .. "

ابو عثمان نہدی فرماتے ہیں:

کہ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے جب مدینہ کی طرف ہجرت کا ارادہ کیا۔ تو اہل مکہ نے انہیں روک لیا اور نہایت حقارت آمیز انداز میں ان سے مخاطب ہوئے اور کہا کہ

صہیب رضی اللہ عنہ جب تم ہمارے پاس آئے تھے ذلیل اور حقیر تھے۔ یہاں تم مال دار ہوئے۔ اب یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تم مال اپنے ساتھ لے جاؤ۔

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کیا ایسے ہو سکتا ہے کہ میں اپنا مال تمہارے حوالے کر دوں اور تم میرا راستہ چھوڑ دو۔ .. .. "

انہوں نے کہا .. .. ہاں .. .. !!

حضرت نے اپنا سارا مال ان کے حوالے کر دیا اور خود مہاجر بن کر مدینے جا پہنچے حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے

رَبِحَ الْبَیْعُ اَبَا یَحْییٰ .. .. .. "

رَبِحَ الْبَیْعُ اَبَا یَحْییٰ .. .. .. "

اُبو یحییٰ صہیب رضی اللہ عنہ کو نفع ہوا .. .. "

ابو یحییٰ صہیب رضی اللہ عنہ کو نفع ہوا .. .. "

Marfat.com

حضرت کی ہجرت کا واقعہ حضرت سعید بن مسیب یوں بیان فرماتے ہیں۔
حضرت صہیب رضی اللہ عنہ جب ہجرت کے لئے مکہ شریف سے باہر نکلے تو قریش کی ایک جماعت نے ان کا تعاقب کیا۔ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھا تو ارشاد فرمانے لگے ۔۔ ۔۔ "

یا معشر قریش
لقد علمتم انی من ارماکم رجلا
وایم اللہ لا تصلون الی حتی ارمی بکل
سھم معی فی کنانتی ثم اضربکم بسیفی
حتی لا یبقی فی یدی منہ شئ، فاقدموا
ان شئتم ۔۔ ۔۔ وان شئتم دللتکم
علی مالی۔ وتترکونی وسائی

اے گروہ قریش ۔ ۔ ۔۔ !!
تمہیں معلوم ہے کہ میں ایک بہترین تیرانداز ہوں ۔ ۔ "
اللہ کی قسم ۔ ۔۔ ۔ !!
تم لوگ مجھے اس وقت تک نہیں پہنچ سکو گے جب تک میں اپنا ترکش خالی نہ کر لوں جان لو کہ تیر میرے ہاتھ سے ختم ہو گئے۔ تو میں تلوار سے لڑوں گا۔ ۔۔ "
اب اگر تم یہی چاہتے ہو تو آگے بڑھو ۔۔ ۔۔ ۔۔ "
بصورت دیگر
میں تمہیں اپنا مال بتاتا ہوں وہ لے لو اور میرا راستہ
چھوڑ دو
قریش مال لینے پر راضی ہو گئے اور اس طرح حضرت صہیب رضی اللہ عنہ اپنی زندگی کا سارا سامان لٹا کر مدینے کی طرف بڑھے۔
حضرت صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ ۔۔ ۔۔ ۔۔ "

Marfat.com

مردِ حق پرست ․․ ․․ ․․
بطلِ حریت ․․ ․․ ․․ ․․
راہیِ منزلِ عشق ․․ ․․ ․․ ․․
دامن گرفتۂ صداقت ․․ ․․ ․․ ․․
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
اکیلا اور تنہا
سفر کی صعوبتوں کے بعد "قبا" میں جا پہنچا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان کی دردبھری داستان سنی تو ارشاد فرمانے لگے۔

ربح البیع ابا یحییٰ
ابو یحییٰ نفع مند اہوا

اسی موقع پر قرآن مجید کی یہ آیۃ کریمہ نازل ہوئی۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِىْ نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاةِ اللّٰهِ ط
وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ م بِالْعِبَادِ ․․ ․․ ․․ (القرآن: البقرہ ۲۰۷)

اور لوگوں میں وہ بھی ہے جو اپنی جان کو بیچ دیتا ہے۔ اللہ کی خوشنودیاں حاصل کرنے کے لئے اور اللہ اپنے بندوں پر نہایت مہربان ہے۔

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ بن سنان، مدینہ شریف میں سعد بن خیثمہ کے پاس ٹھہرے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت عقدِ مواخات کیا تو آپ نے حارث بن صِمہ کو حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کا بھائی قرار دیا۔

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ بن سنان جس مجلس میں تشریف فرما ہو جاتے محفل زعفران زار ہو جاتی۔ ایک مرتبہ جبکہ آپ کی آنکھیں دُکھ رہی تھیں، کھجوریں کھانے لگے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی۔ یارسول اللہ دیکھئے! صہیب رضی اللہ عنہ کھجوریں کھائے جا رہے ہیں جبکہ ان کی آنکھیں دکھتی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

Marfat.com

صہیب رضی اللہ عنہ تم کھجوریں کھاتے ہو حالانکہ تمہاری آنکھ دکھتی ہے۔ صہیب رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تو کھجوریں تندرست آنکھ کی طرف سے کھاتا ہوں۔ اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بہت مسکرائے۔

عظمت کی ایک علامت سخاوت ہوتی ہے۔ یوں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اصحاب زاہد، قانع، سخی اور متورع تھے لیکن بعض قدسی صفات اور فرشتہ خصلت رفقاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ نبینا الکریم کی سخاوت اور جودت پر بذات خود حسن سلوک کو ناز تھا۔ انہی عظمت مآب لوگوں میں حضرت صہیب رضی اللہ عنہ شامل تھے۔ لوگوں کو کھانا کھلانے میں اس قدر افراط برتتے کہ طبقات ابن سعد میں ہے کہ ایک مرتبہ حضرت امیرالمومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے شکوہ کناں انداز میں ارشاد فرمایا۔

صہیب رضی اللہ عنہ تمہیں کیا ہوا کہ تم نے اپنی کنیت ابو یحییٰ رکھ لی ... ... ؟

حالانکہ تمہارا کوئی بیٹا نہیں ... ... ؟

دوسرا یہ کہ تم کہتے ہو کہ تم عرب ہو حالانکہ روم سے آئے ہو ... ... ؟

اور کھانا کھلانے میں تم افراط برتتے ہو یہاں تک کہ یہ مال میں اسراف ہوتا ہے ... ... ؟

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے جواباً ارشاد فرمایا

"پہلی بات یہ کہ ابو یحییٰ میری کنیت ہے اور یہ میں نے خود نہیں رکھی بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی ... ... "

دوسرا میرا عرب ہونا تو ظاہر کہ میں النمر ابن قاسط کی اولاد سے ہوں۔ رومیوں نے مجھے قیدی بنا لیا تھا گویا درحقیقت میں رومی نہیں ... ... "

اور تیسرا یہ کہ میں نے خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو کھانا کھلائے اور سلام

Marfat.com

کا جواب دے ۔ یہ سبب ہے جو مجھے برانگیختہ کرتا ہے کہ میں خوب کھانا کھلاؤں ۔ " ۔ ۔ ۔ ۔ "

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا جس وقت وصال ہو رہا تھا تو آپ نے اپنی گراں بہا ذمہ داریاں منتقل کرنا چاہیں ۔ انتخاب خلافت کے لئے چھ آدمیوں پر مشتمل مشاورت قائم فرمائی ۔ اور امامت نماز کے لئے تمام لوگوں کو وصیت فرمائی ۔ ۔ ۔ "

ولیصل بالناس صہیب ۔ ۔ ۔ "

لوگوں کی امامت صہیب فرمائیں گے ۔ ۔ ۔ "

شوال ۳۸ھ تھی جب اسلام کا یہ بطل حریت دنیا سے کوچ کر رہا تھا آج ارض بقیع رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک اور صحابی کے لئے اپنی مہد وا کر رہی تھی اور صحابہ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ بن سنان کو اس گوشہ جنت میں دفنا رہے تھے ۔ مدینہ کی فضا سوگوار تھی اور شہر رسول صلی اللہ علیہ وسلم دم بخود تھا ۔ اس لئے کہ آج زمانہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک پرانے رفیق کار سے محروم ہو رہا تھا ۔ آج صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ ۔ ۔ ۔ "

ابو یحیٰی

زینتِ حیات

رشکِ سخاوت

نورِ ایثار

حدیثِ عشق

آشنائے حق

مہر درخشاں

قلزمِ معرفت

شاہینِ اُمت

Marfat.com

پروردۂ رحمت

کوکب دری

نجم ہدایت

اور

امام صحابہ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ واصل باللہ ہو رہے تھے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

Marfat.com

Marfat.com

حرف حرف دھڑکتا ہوا

لفظ لفظ بولتا ہوا، بات بات من میں اُترتی ہوئی!

حضرت علامہ سیّد ریاض حسین شاہ صاحب

بانوارِ قرآن سے منور اور عشقِ رسول میں ڈوبی ہوئی روح پرور انقلاب انگیز تصانیف خود پڑھیے، دوسروں کو پڑھائیے۔

تبصرہ (سورۂ یوسف، سورۂ یٰس)	قرآن حکیم کی جمال آرا اور حکمت افروز تفسیر
معجم اصطلاحات	علمی و فنی اصطلاحات کا نادر مجموعہ
سنابلِ نور	مرشد الحرم حضرت لالہ جی محمد جمشید قدس سرہ العزیز کی محافل کی [illegible] حکایاتِ مہر و محبت
صبحِ زندگی	اخلاقی اور روحانی زوال کی مہیب تاریکیوں میں ملتِ اسلامیہ کیلئے حیاتِ جاوداں کا پیغام
سفیرِ انقلاب	خوابِ غفلت میں ڈوبے ہوئے افرادِ ملت کے لیے دعوتِ عمل
پروقار محبت عزت نواز عشق	حبِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جاں نواز کیفیات کی ایمان افروز تفصیل
سراغِ زندگی	فلسفۂ عبادت پر ایک منفرد تحریر
حقیقتِ تقویٰ	تقویٰ کی کیفیتوں اور تقاضوں پر مشتمل ایک حسین تصنیف

◆ میلاد النبی باعثِ برکت ◆ حسن السمت ◆ فکرِ بنات ◆ فکرِ شباب ◆ معیارِ عمل ◆ بارِ امانت
◆ سالم مولیٰ ابی حذیفہؓ ◆ ابو درداؓ ◆ عبد الرحمٰن بن عوفؓ ◆ جعفر بن ابی طالبؓ ◆ مصعب الخیرؓ
◆ عباس بن عبد المطلبؓ ◆ صہیب بن سنانؓ ◆ بلال حبشیؓ
◆ ابو ایوب انصاریؓ

Marfat.com

حرف حرف دھڑکتا ہوا

لفظ لفظ بولتا ہوا، بات بات من میں اُترتی ہوئی !

حضرت علامہ سیّد ریاض حسین شاہ صاحب

کی قرآن سے منوّر اور عشقِ رسول میں ڈوبی ہوئی روح پرور انقلاب انگیز

تصانیف خود پڑھیے، دوسروں کو پڑھائیے۔

تبصرہ (سورۂ یوسف، سورۂ یٰس) — قرآن حکیم کی جمال آرا اور حکمت افروز تفسیر

معجم اصطلاحات — علمی و فنی اصطلاحات کا نادر مجموعہ

سنابلِ نور — مرشد الکریم حضرت لالہ جی محمد جمشید قدس سرہ العزیز کی محافل کی حکایات مہر و محبت

صبحِ زندگی — اخلاقی اور دماغی زوال کی مہیب تاریکیوں میں ملت اسلامیہ کیلئے حیاتِ جاوداں کا پیغام

صفیرِ انقلاب — خوابِ غفلت میں ڈوبے ہوئے افرادِ ملت کے لیے دعوتِ عمل

پروقار محبت عزت نواز عشق — حبِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جاں نواز کیفیات کی ایمان افروز تفصیل

سراغِ زندگی — فلسفہ عبادت پر ایک منفرد تحریر

حقیقتِ تقویٰ — تقویٰ کی کیفیتوں اور تقاضوں پر مشتمل ایک حسین تصنیف

◆ میلاد النبی بیانِ برکت ◆ حسن السمت ◆ فکرِ بنات ◆ فکرِ شباب ◆ معیارِ عمل ◆ بارِ امانت
◆ سالم مولی ابی حذیفہؓ ◆ ابو درداؓ ◆ عبدالرحمٰن بن عوفؓ ◆ جعفر بن ابی طالبؓ ◆ مصعب الخیرؓ
◆ عباس بن عبدالمطلبؓ ◆ صہیب بن سنانؓ ◆ بلال حبشیؓ
◆ ابو ایوب انصاریؓ

Marfat.com